Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ — بروز جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۱۵ صفر ۱۳۹۲ھ، ۳۱ امان ۱۳۵۱ ہش، ۳۱ مارچ ۱۹۷۲ء | نمبر ۷۳

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۳۰ امان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۹ امان کی رپورٹ مظہر ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ کی صحت کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۔ ۳۰ امان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو سر درد کی شکایت ہے۔ ویسے عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو کامل صحت عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

صنعتی نمائش کا اہتمام

نظارت تجارت و صنعت کی طرف سے دفتر انصار اللہ مرکزیہ کے ہال میں مورخہ ۳۱ مارچ تا ۲ اپریل مختصر صنعتی نمائش منعقد ہوگی۔

نمائش کے اوقات صبح سات بجے سے نو بجے تک اور شام اختتام اجلاس مجلس مشاورت سے رات دس بجے تک ہوں گے۔

(نظارت تجارت و صنعت)

مسجد اقصیٰ ربوہ کا افتتاح

یہ خبر انتہائی خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ مسجد اقصیٰ ربوہ جس کا سنگ بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲۸ اخاء ۱۳۴۵ ہش (۲۸ اکتوبر ۱۹۶۶ء) بروز جمعۃ المبارک رکھا تھا۔ وہ بفضل اللہ مکمل ہو چکی ہے۔ انشاء اللہ العزیز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۳۱ امان ۱۳۵۱ ہش (مطابق ۳۱ مارچ ۱۹۷۲ء) ایک بجے جمعہ کی نماز کے ساتھ اس کا افتتاح فرمائیں گے۔ مسجد نمازیوں کے لئے جمعہ کی پہلی اذان کے ساتھ بارہ بجے دوپہر کھول دی جائیگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

سیکرٹری کمیٹی مسجد اقصیٰ ربوہ

”جامعہ نصرت“ ربوہ کے سائنس بلاک کی افتتاحی تقریب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا طالبات سے بصیرت افروز خطاب

دنیوی علوم ایسے طور پر حاصل کرو کہ وہ تمہارے ایمان و عرفان میں اضافہ کا موجب بنیں

جامعہ نصرت میں بی ایس سی کلاسز کے اجراء کی ہدایت

ربوہ ۔ ۲۷ امان ۱۳۵۱ ہش (مطابق ۲۷ مارچ ۱۹۷۲ء) آج بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ نصرت کے نو تعمیر شدہ سائنس بلاک کی افتتاحی تقریب میں طالبات سے خطاب کرتے ہوئے انہیں نصیحت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی تمام کائنات کو انسان کے لئے مسخر کر رکھا ہے اس لئے ان کا یہ فرض ہے کہ اس کائنات کے علوم کو حاصل کریں لیکن یہ علوم ایسے طور پر حاصل کرنے چاہئیں کہ وہ ہر جہت سے انہیں اللہ تعالیٰ کے قریب سے قریب تر کرتے چلے جائیں اور انکے ایمان و عرفان میں زیادتی کا موجب بنیں۔ حضور نے فرمایا ایک مسلمان جب صحیح معنوں میں فکر و تدبر کرتے ہوئے علوم حاصل کرتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ کی صفات کے نئے سے نئے جلوے دیکھتا ہے اور اس کے ایسے نشانات کا مشاہدہ کرتا ہے جو اسے خدا تعالیٰ کا مقرب بنا دیتا ہے۔ اور یہی وہ مقصد ہے جسے پیش نظر رکھ کر مسلمان طالبات کو علوم حاصل کرنے چاہئیں۔

جامعہ نصرت کا سائنس بلاک

جامعہ نصرت کے اس وسیع سائنس بلاک کا سنگِ بنیاد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج سے دو برس قبل ۸ مارچ ۱۹۷۰ء کو اپنے دستِ مبارک سے رکھا تھا۔ اس کی تعمیر کا نصف خرچ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق لجنات اماء اللہ نے چندہ جمع کر کے فراہم کیا ہے اور باقی اخراجات کا انتظام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے کیا ہے۔ یہ عمارت جامعہ نصرت کے وسیع میدان میں ۱۰۰×۶۰ فٹ کے رقبہ پر مشتمل ہے اور نہایت خوبصورت اور جاذب نظر ہے۔ یہ صدر انجمن احمدیہ کے محکمہ تعمیرات کے زیر اہتمام اور مکرم پروفیسر ڈاکٹر سلطان محمود صاحب شاہد ایم ایس سی پی ایچ ڈی صدر شعبہ کیمسٹری تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی عمومی نگرانی میں پایۂ تکمیل تک پہنچی ہے۔ اس پر کم و بیش ڈیڑھ لاکھ روپیہ صرف ہوا۔ اس میں دو لیکچر روم تین لیبارٹریز ۔ چار لیکچررز کے ذاتی کمرے اور ایک بیالوجی میوزیم بھی موجود ہے۔

لیبارٹریز سائنس کے تمام ضروری سامان سے آراستہ ہیں۔

افتتاحی تقریب

افتتاحی تقریب کے موقع پر ممبرات مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور ربوہ کے محلہ جات کی لجنات کی صدر ات کے علاوہ ان خواتین کو خاص طور پر مدعو کیا گیا تھا جنہوں نے سائنس بلاک کی تعمیر کیلئے تین سو روپیہ یا اس سے زائد رقوم بطور عطیہ پیش کی تھیں چنانچہ مختلف مقامات سے ایسی خواتین کثرت کے ساتھ تشریف لا کر اس میں شامل ہوئیں۔ انکے نام سائنس بلاک کے بڑے دروازہ کے قریب کندہ کر دیئے گئے ہیں۔ مردوں کیلئے بیٹھنے کا علیحدہ انتظام تھا۔ اس میں دیگر احباب کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید۔ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان اور محترم الحاج مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ پنجاب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔

حضور کی تشریف آوری اور عمارت کا معائنہ

پونے پانچ بجے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تشریف لائے۔ جامعہ نصرت کی طرف سے محترم پروفیسر بشارت الرحمن صاحب ایم اے ناظر تعلیم اور محترم پروفیسر سلطان محمود شاہد صاحب نے آگے بڑھ کر حضور کا خیر مقدم کیا اور حضور کے گلے میں پھولوں کے ہار پہنائے حضور نے سب سے پہلے سنگِ مرمر کی اس تختی کی نقاب کشائی فرمائی جو اس بلاک میں نصب ہے اور جس میں اس کی تاریخ سنگِ بنیاد اور تاریخ افتتاح درج ہے؟ پھر حضور نے تمام کمروں کا معائنہ فرمانے کے بعد خوشنودی کا اظہار فرمایا اور ضروری ہدایات سے نوازا۔ بعد ازاں حضور خوبصورت قناتوں اور شامیانوں سے مزین اس پنڈال میں تشریف لے گئے جہاں طالبات اور دیگر مستورات کے بیٹھنے کا انتظام تھا۔ حضور کے کرسئی صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد تلاوت قرآن پاک سے کارروائی کا آغاز کیا گیا جو کہ امۃ الکریم نزہت صاحبہ نے کی۔ پھر عزیزہ امۃ الکافی صاحبہ نے مکرم الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب کی وہ نظم خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی جو الفضل کے اسی پرچہ میں شائع ہو رہی ہے (باقی صفحہ ۸ پر)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۱ امان ۱۳۵۱ ھش

دُنیا کی نافرمان قوموں پر آنیوالی ہولناک تباہی

قبل ازیں ہم قوموں کے عروج وزوال کے متعلق اللہ تعالیٰ کی دو سُنّتوں پر روشنی ڈال کر واضح کر چکے ہیں کہ فی زمانہ مغربی اقوام جن میں رُوس اور امریکہ کو اپنی اپنی جگہ مرکزی حیثیت حاصل ہے اپنی سراسر یکطرفہ بے اندازہ مادی ترقی کے باعث ایک ہولناک تباہی کی طرف بڑھتی چلی جارہی ہیں اور وہ اِذَآ اَرَادَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَہٗ ۚ وَمَا لَھُمْ مِّنْ دُوْنِہٖ مِنْ وَّالٍ ۝ (الرعد آیت ۱۲) کی مصداق بنی ہوئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی صرف ایک ہی سُنّت کو اپنانے اور دُوسری سُنّت کو یکسر نظر انداز کرنے کی وجہ سے بے اندازہ مادی ترقی کے باوصف جو ہولناک تباہی اِن اقوام اور ان کی وجہ سے دنیا پر منڈلا رہی ہے اُس کے پیشِ نظر یہ ضروری تھا کہ اُس سے اِن اقوام کو ایک دفعہ پوری شدت اور قوت و شوکت کے ساتھ آگاہ کیا جاتا تا اگر اب بھی وہ اِس ہلاکت سے بچنا چاہیں تو اپنی باطنی اصلاح کی طرف متوجہ ہو کر اس سے بچ جائیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کے اپنے مقرر کردہ خلیفہ برحق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ۱۹۶۷ء میں یورپ کے تبلیغی دورہ پر لے گیا، جہاں آپ نے ۲۸ر جولائی ۱۹۶۷ء کو لندن کے وانڈز ورتھ ہال میں انگریزی میں تقریر کرتے ہوئے مغربی اقوام کو آنے والی تباہی سے نہایت زور دار الفاظ میں خبردار فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کی صرف ایک ہی سُنّت سے فائدہ اُٹھانے اور اس کے تحت سراسر یکطرفہ مادی ترقی کی رَو میں اندھا دھند بہنے والی مغربی اقوام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک تیسری جنگ کی بھی خبر دی ہے جو پہلی دو جنگوں سے زیادہ تباہ کن ہوگی۔ دونوں مخالف گروہ ایسے اچانک طور پر ایک دوسرے سے ٹکرائیں گے کہ ہر شخص دم بخود رہ جائیگا۔ آسمان سے موت اور تباہی کی بارش ہوگی اور خوفناک شعلے زمین کو اپنی لپیٹ میں لے لینگے۔ نئی تہذیب کا قصرِ عظیم زمین پر آرہیگا۔ دونوں متحارب گروہ یعنی رُوس اور اسکے ساتھی اور امریکہ اور اسکے دوست ہر دو تباہ ہوجائینگے۔ انکی طاقت ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگی، انکی تہذیب و ثقافت برباد اور انکا نظام درہم برہم ہو جائے گا، بچ رہنے والے حیرت اور استعجاب سے دم بخود اور ششدر رہ جائیں گے"۔

ساتھ ہی حضور نے اِن اقوام کو اللہ تعالیٰ کی دوسری سُنّت (جسکے تحت وہ باطنی اصلاح کرنے والوں پہ رجوع برحمت ہوتا اور انکی عذاب کو دعوت دینے والی حالت کو بدل دیتا ہے) کی طرف متوجہ کرتے ہوئے انہیں اپنی اندرونی حالت بدلنے کی پُرزور تلقین فرمائی چنانچہ حضور نے فرمایا:۔

"اگر انسان اپنے رب کی طرف رجوع کرے اور توبہ کرے اور اپنے اطوار درست کرلے وہ اب بھی خدائی غضب سے بچ سکتا ہے، اگر وہ دولت اور طاقت اور عظمت کے جھوٹے خداؤں کی پرستش چھوڑ دے اور اپنے رب سے حقیقی تعلق قائم کرے، فسق و فجور سے باز آجائے حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے لگے اور بنی نوعِ انسان کی سچی خیرخواہی اختیار کرلے۔ مگر اس کا انحصار تو اُن قوموں پر ہے جو اِس وقت طاقت اور دولت اور قومی عظمت کے نشہ میں مست ہیں کہ آیا وہ اِس مستی کو چھوڑ کر روحانی لذت اور سرور کے خواہاں ہیں یا نہیں؟ اگر دنیا نے دنیا کی مستیاں اور خرمستیاں نہ چھوڑیں تو پھر یہ انذاری پیشگوئیاں ضرور پوری ہونگی اور دنیا کی کوئی طاقت اور کوئی مصنوعی خدا دُنیا کو موعودہ ہولناک تباہیوں سے بچا نہ سکے گا۔ پس اپنے پر اور اپنی نسلوں پر رحم کریں اور خدائے رحیم و کریم کی آواز کو سنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے اور صداقت کو قبول کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا کرے"!

اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ خلیفہ برحق کی زبان سے یہ زبردست انتباہ ان اقوام کو مل چکا ہے۔ اگر انہوں نے اِس پر کان نہ دھرا اور باطنی اصلاح کی فکر نہ کی تو یہ پھر اُس ہولناک تباہی سے جو اِن کے سروں پر منڈلا رہی ہے کسی صورت بچ نہیں سکتیں۔ اور یہ نتیجہ ہوگا اللہ تعالےٰ کی اُس سُنّت پر عمل نہ کرنے کا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اِس آیت میں فرمایا ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ

خوش آمدید گلشنِ احمد کے باغباں

سائنس بلاک جامعہ نصرت ربوہ کی تقریب افتتاح کے موقع پر ۲۰ر امان کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جامعہ میں تشریف آوری کے موقعہ پر یہ نظم پڑھی گئی:۔

—(۱)—

حمد و ثنا میں محو ہے ہر ایک کی زباں
آئینۂ بہار ہے لجنہ کا گلستاں
رونق فروزِ صحنِ چمن ہیں ہے باغباں
سایہ فگن ہے رحمتِ مولائے مہرباں
خوش آمدید نافلۂ مہدئ زماں
خوش آمدید گلشنِ احمد کے باغباں

—(۲)—

اِس ارضِ سنگلاخ سے چشمے علوم کے
جاری ہوئے جو ابنِ مسیحا کے فیض سے
شکرِ خدا کہ آج فزوں تر وہ ہو گئے
تا اور مُستفیض ہوں ملّت کی بیٹیاں
خوش آمدید نافلۂ مہدئ زماں
خوش آمدید گلشنِ احمد کے باغباں

—(۳)—

تقریبِ افتتاحِ بلاکِ جدید ہے
ہر ایک خشت کے لئے یہ روزِ عید ہے
ہر ذرّہ چشمِ شوق ہے اور محوِ دید ہے
جلوہ نما ہے آج یہاں جانِ قدسیاں
خوش آمدید نافلۂ مہدئ زماں
خوش آمدید گلشنِ احمد کے باغباں

—(۴)—

اعزاز پا کے دستِ تقدّس مآب سے
رخشاں ہے جامعہ یہ مہ و آفتاب سے
ہم کو یقین ہے یہ خدا کی جناب سے
بن جائے گا یہ علم کا اک بحرِ بے کراں
خوش آمدید نافلۂ مہدئ زماں
خوش آمدید گلشنِ احمد کے باغباں

—(۵)—

حاضر ہیں آج حسنِ عقیدت کے چند پھول
کیجیے دعا یہ کوششِ ناچیز ہو قبول
در پر ہمارے رحمتِ حق کا رہے نزول
ظاہر ہو اِس سے رحمۃٌ للعالمین کی شاں
خوش آمدید نافلۂ مہدئ زماں خوش آمدید گلشنِ احمد کے باغباں

(شبیر احمد واقف زندگی)

خلیفہ بنانا خدا کا کام ہے

(از مکرم عبدالسلام صاحب طاہر مربی سلسلہ احمدیہ لاڑکانہ سندھ)

اللہ تعالیٰ کی یہ سنت قدیمہ ہے کہ وہ باغ روحانی کی تخم ریزی انبیاء و مرسلین کے ذریعہ کرتا ہے اور جب انبیاء تخم ریزی کے کام کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر اس جہان فانی سے گزر جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس باغ کی آب یاری حفاظت اور دیکھ بھال کا کام خلفاء کے سپرد کر دیتا ہے۔ تب وہ باغ روحانی خلفاء کی آب یاری کے نتیجہ میں بڑھتا۔ پھولتا۔ پھیلتا اور پھلتا ہے اور ایک دنیا اس کے ثمرات روحانیہ سے متمتع ہوتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

"ما کانت نبوۃ قط الا تبعتھا خلافۃ"

کوئی نبوت ایسی نہیں جس کے ساتھ خلافت نہ ہو۔

خلافت کے قیام و تقرر میں بظاہر انسان کا ہاتھ بھی نظر آتا ہے لیکن درحقیقت وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے۔ یعنی خلیفہ خدا خود بناتا ہے اور قرآن کریم اس امر کو صراحت کے ساتھ بیان کرتا ہے۔ چنانچہ سورۃ نور میں ہے۔

"وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ" (النور)

یعنی اللہ تعالیٰ کا ایسے مومنوں سے جو اعمال صالحہ بھی بجا لاتے ہیں۔ وعدہ ہے کہ وہ ان میں خلافت کو قائم کرے گا جس طرح اس نے امم سابقہ میں بھی خلافت کو قائم کیا۔ گویا پہلے بھی اللہ تعالیٰ ہی خلیفے بناتا تھا اور اب بھی خدا ہی امت محمدیہ میں جس کو چاہے گا خلیفہ بنا دیگا

اسی وعدہ کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد خلافت کے بارے میں کسی کے حق میں کوئی وصیت نہیں کی۔ بلکہ آپ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے یہ خیال پیدا ہوا تھا کہ حضرت ابوبکر کے حق میں وصیت کر جاؤں لیکن پھر میں نے اس خیال کو اس بنا پر چھوڑ دیا کہ

"یَأْبَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ" (بخاری کتاب الاحکام)

خدا تعالیٰ ابوبکر کے سوا کسی کو خلیفہ نہیں بنائیگا اور اللہ تعالیٰ کی اس مشیت کے نتیجہ میں مومن بھی ابوبکر کے سوا اور کسی کی خلافت کو قبول نہیں کریں گے چنانچہ آپ کی وفات کے بعد ایسا ہی وقوع میں آیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکرؓ کی خلافت پر تمام مومنوں کو جمع کر دیا۔

حضرت ابوبکرؓ مسند خلافت پر متمکن ہوئے تو آپ نے اپنی پہلی تقریر میں ہی فرمایا۔

"وقد استخلف اللہ علیکم خلیفۃ لیجمع بہ الفتکم ویقیم بہ کلمتکم"

یعنی تم پر اللہ تعالیٰ نے (ابوبکر) کو خلیفہ بنایا ہے تاکہ اس کے ذریعہ تمہارے اندر الفت پیدا کرے اور تم میں وحدت قائم کرے (دائرۃ المعارف مطبوعہ مصر صفحہ ۲۸۵)

گویا حضرت ابوبکرؓ بھی گواہی دیتے ہیں کہ ان کو خدا نے خلیفہ بنایا ہے۔ اگرچہ بظاہر صحابہؓ نے آپ کا انتخاب کیا تھا۔ لیکن در پردہ خدا تعالیٰ کی مشیت کام کر رہی تھی۔

حضرت عمرؓ جو خلفاء راشدین میں سے خلیفہ ثانی تھے۔ آپؓ بھی اسی یقین پر قائم تھے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

"من اراد ان یسأل عن المال فلیأتنی فان اللہ جعلنی خازناً وقاسماً"

یعنی جو کوئی مال کے متعلق سائل ہو وہ اس کو میرے پاس آنا چاہیئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خلیفہ بنا کر ان کے مالوں کا محافظ (تقسیم کرنے والا) بنایا ہے۔

(تاریخ عمر بن خطابؓ صفحہ ۸۷)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔

"ان اللہ مقمصک قمیصا فان اراد المنافقون علی خلعہ فلا تخلعہ ابداً"

کہ اے عثمان اللہ تعالیٰ تجھے خلافت کی رداء پہنائے گا۔ اور اگر منافق اس رداء کو چھیننے کی کوشش کریں تو تم اس کو ہاتھ سے نہ جانے دینا۔ (مسند احمد بن حنبل)

مذکورہ بالا حدیث میں دو پیشگوئیاں تھیں ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ حضرت عثمانؓ کو خلیفہ بنائے گا دوسری یہ کہ حضرت عثمانؓ کے وقت میں منافقین فتنہ اٹھائیں گے اور وہ آپؓ کو منصب خلافت سے الگ کرنے کی کوشش کریں گے۔ ان حالات میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لا تخلعہ ابداً کہ اے عثمان تم ردائے خلافت کو کبھی نہ اتارنا۔ چنانچہ حضرت عثمانؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ثالث بنے تو آپ کے عہد خلافت میں پیشگوئی کے مطابق منافقین کا فتنہ برپا ہوا اور انہوں نے آپ سے خلافت کی ردار چھیننے کی کوشش کی تو آپ نے فرمایا

"ما کنت لاخلع سربالاً سربلنیہ اللہ عزوجل ابداً"

کہ جو ردائے خلافت مجھ کو اللہ تعالیٰ نے پہنائی ہے میں اس کو ہرگز ہرگز نہیں اتاروں گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب الوصیت میں بعثت انبیاء کو خدا تعالیٰ کی قدرت اولیٰ قرار دیا ہے اور خلافت کو اس کی قدرت ثانیہ قرار دیا ہے اور واضح کیا ہے کہ ان ہر دو قدرتوں کا ظہور خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے ... سو اب ممکن نہیں کہ خدا اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی ہے غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے ..... اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی" (الوصیت صفحہ ۵)

پھر ایک اور مقام پر فرماتے ہیں

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں اپنے بعد خلیفہ مقرر نہ کیا اس میں بھی یہی بھید تھا کہ آپؐ کو خوب علم تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرمائے گا کیونکہ یہ خدا کا ہی کام ہے اور خدا کے انتخاب میں کوئی نقص نہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکرؓ کو اس کام کے واسطے خلیفہ بنایا"

(الحکم ۱۴/اپریل ۱۹۰۸ء)

حضرت مولانا مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

"میں نے تمہیں بارہا کہا ہے۔ اور قرآن مجید سے دکھایا ہے کہ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں بلکہ خدا کا کام ہے"

(بدر ۴/جولائی ۱۹۱۲ء)

پھر فرماتے ہیں:

"نہ تم کو کسی نے خلیفہ بنانا ہے اور نہ میری زندگی میں کوئی بن سکتا ہے۔ جب میں مر جاؤں گا تو پھر وہی کھڑا ہوگا جس کو خدا چاہے گا۔ خدا آپ اس کو کھڑا کر دے گا"

(بدر ۴/جولائی ۱۹۱۲ء)

ایک اور موقع پر فرمایا۔

"مجھے اگر خلیفہ بنایا ہے تو خدا نے بنایا ہے اور اپنے مصالح سے بنایا ہے خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ کو کوئی طاقت معزول نہیں کر سکتی ..... خدا تعالیٰ نے مجھے معزول کرنا ہوگا تو وہ مجھے موت دے دے گا۔ تم اس معاملہ کو خدا کے حوالے کرو تم معزول کی طاقت نہیں رکھتے ..... جھوٹا ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ ہم نے خلیفہ بنایا۔"

(الحکم ۲۱/جنوری ۱۹۱۶ء)

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی یہی وضاحت بیان فرمایا ہے کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں

"خوب یاد رکھو کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور جھوٹا ہے وہ انسان جو کہتا ہے کہ خلیفہ انسانوں کا مقرر کردہ ہوتا ہے ..... اور درحقیقت قرآن شریف کو غور سے مطالعہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ ایک جگہ بھی خلافت کی نسبت انسانوں کی طرف نہیں کی گئی بلکہ ہر قسم کے خلفاء کی نسبت اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ انہیں ہم بناتے ہیں" (کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے صفحہ ۳)

بزرگان اسلام بھی اس بات کے معتقد تھے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

"آیت یَسْتَخْلِفَنَّهُمْ کا یہ مطلب ہے کہ خدا تعالیٰ خلفاء کو مقرر فرماتا ہے .... یعنی جب اصلاح عالم کے لئے کسی خلیفہ کی ضرورت سمجھتا ہے تو لوگوں کے دلوں میں الہاماً ڈال دیتا ہے کہ وہ ایسے شخص کو خلیفہ منتخب کریں جسے خدا تعالیٰ خلیفہ بنانا چاہتا ہے"

(ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء صفحہ ۹ جلد ۱)

حضرت قمر الانبیاء مرزا بشیر احمدؓ صاحب ایم اے رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

"اسلام یہ تعلیم دیتا ہے اور قرآن اس حقیقت کو صراحت کے ساتھ بیان کرتا ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے بظاہر یہ ایک متضاد سی بات نظر آتی ہے کہ ایسا شخص جو لوگوں کی کثرت رائے اور اتفاق رائے سے خلیفہ منتخب ہو اس کے تقرر یا انتخاب کو خدا کی طرف منسوب کیا جائے مگر یہی ہے کہ باوجود ظاہری انتخاب کے ہر سچے خلیفہ کے انتخاب میں دراصل خدا کا مخفی ہاتھ کام کرتا ہے اور صرف وہی شخص خلیفہ بنتا ہے اور بن سکتا ہے جسے خدا تعالیٰ کی ازلی تقدیر اس کام کے لئے پسند کرتی ہے اور اس کے سوا کسی کی مجال نہیں کہ مسند خلافت پر قدم رکھنے کی جرأت کر سکے"

(الفرقان خلافت نمبر ۱۹۶۷ء)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ سیرالیون کے ایک مخلص احمدی

مکرم یعقوب شریف صاحب مرحوم

مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح مبلغ سیرالیون (مغربی افریقہ)

جماعت احمدیہ سیرالیون کے ایک پرانے اور مخلص احمدی دوست مکرم یعقوب شریف صاحب گذشتہ سال دسمبر میں وفات پاکر مالک حقیقی سے جا ملے تھے اناللہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرما کر انہیں غریق رحمت کرے۔ آمین۔

مرحوم اولین احمدیوں میں سے نہایت مخلص اور دین کا درد رکھنے والے بزرگ تھے۔ کئی سالوں سے دائم المریض تھے اور علاج معالجے پر کافی خرچ اٹھ رہا تھا۔ کمزوری بھی حد سے بڑھی ہوئی تھی۔ علاوہ ازیں بیوی اور کئی بچوں کا بوجھ ان کے سر پر تھا۔ معمولی تجارت کا کام کرتے تھے۔ جس میں ان کی بیوی ان کی مددگار ہوتی تھی۔

باوجود ان سب باتوں کے ان میں تبلیغ اور مالی قربانی کے لئے ایک جوش پایا جاتا تھا۔ کوئی موقعہ بھی پیغام حق پہنچانے کا ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے ہر ماہ باقاعدہ چندہ کی ادائیگی کے لئے مستعد رہتے اور ہر جماعتی تحریک میں بھی حصہ لینے کی پوری کوشش کرتے۔ صرف ایک واقعہ درج کرتا ہوں۔ جس سے ان کے اخلاص کی جھلک نمایاں ہوتی ہے۔

سیدی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے "نصرت جہاں سکیم" کا اعلان ہو چکا تھا۔ اور اس سکیم کا تعارف کروا کر یہاں کے مخلصین سے بھی وعدے لئے جا رہے تھے۔ میں نے ان کی لمبی بیماری۔ مالی کمزوری اور کثیر العیال ہونے کے پیش نظر عمداً انہیں اس تحریک سے غافل رکھا تین چار ماہ کے بعد میرا ان کے گاؤں جانا ہوا تو کہنے لگے مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضور اقدس نے ایک نئی سکیم اسلام کی ترقی کے لئے جاری فرمائی ہے لیکن آپ نے مجھے اس بارہ میں کچھ نہیں بتایا۔ میں نے ان سے معذرت کی اور نہ بتلانے کی وجہ بیان کی اس پر وہ یوں گویا ہوئے کہ:۔

"یہ کیسے ممکن ہے کہ حضور انور ایک تحریک جاری فرمائیں اور میں اس میں حصہ نہ لوں میں اس تحریک میں ضرور شامل ہونگا زندگی کا کیا اعتبار ہے اگر میں کل کو ہی مر جاؤں تو خدا کے حضور کیا عرض کر سکوں گا"

چنانچہ ان جذبات کے اظہار کے بعد اصرار کے ساتھ انہوں نے اپنا وعدہ لکھوایا اور ساتھ ہی ایک قسط کی ادائیگی بھی کر دی۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء واجعل مثواہ فی الجنۃ۔

مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے بیوی بھی سعادت مند عطا فرمائی تھی۔ چند روز کی بات ہے کہ وہ مرحوم کے کاغذات دیکھ رہی تھیں کہ انہیں مرحوم کا چندے والا کارڈ ملا۔ اس کی تہہ میں اپنی وفات سے قبل انہوں نے تین پونڈ تین ماہ کے لئے بطور چندہ تمام رکھے ہوئے تھے۔ مرحوم کی اہلیہ صاحبہ کارڈ بمعہ چندہ ادائیگی کے لئے میرے پاس لائیں اور اس طرح انہوں نے اپنے مرحوم شوہر کی امانت کو اپنی اصلی جگہ پر پہنچا دیا۔ چندہ کی ادائیگی کے بعد ایک گونا مسرت اس فرض شناس خاتون کے چہرے پر کھیل رہی تھی۔ فجزاھا اللہ احسن الجزاء

مکرم برادرم یعقوب شریف صاحب مرحوم کی یہ عادت تھی کہ وہ ہر ماہ چندہ کی رقم کارڈ کی تہہ میں رکھ دیا کرتے تھے۔ تین چار ماہ کے بعد جب میں ان کے گاؤں جاتا تو بیٹھنے کے بعد پہلا کام ان کا چندہ کی ادائیگی ہوا کرتا تھا

سبحان اللہ کیا مضبوط ایمان تھا ان کا اور کیسی اعلیٰ محبت تھی انہیں پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ سے۔ حضور اقدس جب سیرالیون تشریف لائے تو انہوں نے آپ سے اپنی بیماری کا حال کہا تو حضور پر نور نے ازراہ شفقت مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب آف گیمبیا کو ان کا معائنہ کرکے علاج تجویز کرنے کو فرمایا تھا۔

مرحوم بھائی نے اپنے پیچھے آٹھ بچے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ جو سوائے ایک دو کے سب تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ قارئین کرام دعا فرمادیں کہ مولیٰ کریم برادرم مرحوم کو جنت میں بلند مقام عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان و لواحقین کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں احمدیت پر قائم و دائم رکھے۔ آمین۔

ڈنمارک میں جماعت احمدیہ کی طرف سے اشاعت اسلام کا اعتراف

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ

کویت کے ہفتہ وار رسالہ المجتمع نے اپنی اشاعت ۹ر مارچ ۱۹۷۵ء میں "المسلمون فی الدنمارک" کے عنوان سے الاستاذ عرفات کامل العشی کا مضمون شائع کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی طرف سے تبلیغ اسلام تعمیر مسجد اور ڈنمارک کی زبان میں ترجمہ قرآن مجید کا ذکر کیا ہے:۔

"مما يؤسف له ان طائفة الاحمدية هى التى تقوم بالتبشير بالدين الاسلامى منذ عدة سنوات ولا يخفى ان هذه طائفة منحرفة ولكنها تملك امكانات مادية كبيرة. فلقد قامت ببناء مسجد حديث الطراز فى كوبنهاجن، وباصدار نشرات عن الاسلام ونشرت ترجمة للقرآن الكريم باللغة الدنماركية وامام المسجد رجل باكستانى والناطق الرسمى للاحمدية فى الدنمارك يدعى عبد السلام ماديسون مترجم معانى القرآن وهو رجل دنماركى مستنير بكنه مع الاسف مضلل من قبيل الاحمدية"

یعنی یہ امر افسوسناک ہے کہ صرف جماعت احمدیہ ہی کئی سالوں سے تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہی ہے یہ امر پوشیدہ نہیں ہے کہ یہ جماعت منحرف ہے لیکن مالی لحاظ سے اسے بڑی طاقت حاصل ہے چنانچہ اس جماعت نے کوپن ہیگن میں نئے طرز کی مسجد تعمیر کی ہے اور اسلام کے متعلق کئی ٹریکٹ بھی تحریر کئے ہیں اور قرآن کریم کا ترجمہ ڈنمارک کی زبان میں شائع کیا ہے اس مسجد کے امام پاکستانی ہیں۔ ڈنمارک میں جماعت احمدیہ کے باقاعدہ نمائندے مترجم قرآن کریم مسٹر عبدالسلام میڈیسن ہیں آپ روشن دماغ ڈنمارکی ہیں لیکن افسوس یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے ان کو گمراہ کر دیا گیا ہے۔

ایک ایسی جماعت جو یورپ میں فریضہ تبلیغ انجام دے رہی ہو اس نے وہاں مساجد تعمیر کی ہوں قرآن کریم کی متعدد زبانوں میں تراجم کئے ہوں اور مخالفین کو ان کے اعتراضات کا جواب دے رہی ہو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حسین و جمیل چہرہ لوگوں کے سامنے پیش کر رہی ہو اور پھر اس کی مساعی کے نتیجہ میں وہاں خدا تعالیٰ کے دین کے لئے اپنے اموال و اہل کی اور جانیں قربان کرنیوالے دوش بدوش [illegible] کی مخلص جماعتیں قائم ہو گئی ہوں [illegible] کو اسلام سے منحرف قرار دینا ایک بہت بڑی جسارت ہے۔

دعائے مغفرت

محترمہ الحاجہ زبیدہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم قریشی محمد افضل ہاشمی صاحب مرحوم سکنہ چک چھور یک ۱۰ ضلع شیخوپورہ مختصر علالت کے باعث ۲۲/۲ کو ۵۷ سال کی عمر میں لائلپور میں فوت ہو گئیں محترمہ موصیہ تھیں ان کا جنازہ ۲۴/۲ بذریعہ بس ربوہ لایا گیا۔ نماز جنازہ ۲۵/۲ بعد نماز ظہر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی۔

مرحومہ دیندار صوم و صلوٰۃ کی پابند اور دعاگو خاتون تھیں۔ چک چھور میں اپنے خاوند کی وفات کے بعد مقیم رہ کر چک کے بچوں بچیوں کو قرآن کریم پڑھاتی رہیں جوانی کی عمر بیوگی میں گذاری۔ دو لڑکے اور ایک لڑکی کی تربیت خاص طور پر کی۔ بڑا لڑکا جب بڑا ہو کر لاہور میں ملازم ہوا تو چار ماہ بیمار ہو کر فوت ہو گیا بہت صبر تحمل سے اس صدمہ کو برداشت کیا۔ اپنے حقیقی بھائی الحاج قریشی محمد اقبال صاحب ہاشمی کے ساتھ فریضہ حج ادا کیا۔ احباب کرام مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ — حکیم حفیظ الرحمان سنوری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبخیر معدہ، پریشانی خوف وہم کی کامیاب علاج گاہ ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ فون ۶۳۴ گول کچہری بازار لائلپور فون ۲۰۵۴

ہمارا نقطۂ نظر!

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ہمارا ایک ہی نقطہ نظر ہے کہ خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت ہو۔ اور ہمارا مدعا اور مقصد یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی توحید قائم ہو ... ... اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ لوگ کام کریں"

اس نقطہ نظر کو سمجھ لینے کے بعد تحریک جدید کے مالی جہاد کے لئے نہ صرف خود بلکہ تمام افراد جماعت کو کمربستہ رکھنا انصار اللہ کی ایک اہم ذمہ داری ہے۔ جملہ زعماء و ناظمین انصار اللہ جائزہ لیں کہ مجلسی سطح پر انہوں نے تحریک جدید سے کیا تعاون کیا ہے؟

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اعلانات دار القضاء

۱۔ مکرم چوہدری محمد صادق صاحب ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس کے مندرجہ ذیل وارثان (۱) رضیہ بیگم (۲) سلیم صادق (۳) جاوید صادق (۴) نوید کوثر نے درخواست دی ہے کہ مکرم چوہدری محمد صادق صاحب کا مورخہ ۲۵/۲/۷۲ کو انتقال ہو گیا ہے۔ مرحوم کی امانت ذاتی کھاتہ نمبر ۳۶۶۴/۱۲۰-۶۴ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ میں مبلغ ۱۱۰۰/- روپے جمع ہیں۔ امانتی رقم مذکور سے مبلغ ۷۰۰/- روپے مکرم ناظم صاحب جائداد صدر انجمن احمدیہ کو ادا کر کے بقیہ رقم مبلغ ۴۰۰/- روپے مسماۃ رضیہ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم چوہدری محمد صادق صاحب کو ادا کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں ورثاء کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

نیز مرحوم کا ایک مکان ۱۲/۸ واقع دار الصدر شرقی رقبہ گیارہ مرلے بھی مکرم چوہدری محمد صادق صاحب کی ملکیت ہے۔ مکان مذکور بھی مسماۃ رضیہ بیگم صاحبہ کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں اس پر بھی وارثان کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس (۳۰) یوم تک اطلاع دی جاوے۔

۲۔ مکرم عبد الحکیم صاحب ساکن میانوالی خانانوالی تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ نے درخواست دی ہے کہ پلاٹ ۹/ب رقبہ ایک کنال واقع محلہ دار النصر میرے نام الاٹ ہے دراصل اس پلاٹ میں میری ہمشیرہ مسماۃ کلثوم بیگم صاحبہ بھی نصف حصہ کی مالک ہے۔ دفتر آبادی میں یہ پلاٹ صرف میرے نام درج ہے۔

لہذا استدعا ہے کہ پلاٹ مذکور کا نصف حصہ میری ہمشیرہ مسماۃ کلثوم بیگم کے نام الاٹ کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ مجھے یا میرے دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ۔ پاکستان)

درخواستِ دُعا

۱۔ مکرم شیخ محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال حلقہ مسجد فضل لائل پور کے بہنوئی مکرم شیخ نذیر حسین صاحب آف چنیوٹ عرصہ سے بیمار ہیں۔ علاج کے باوجود ابھی تک مکمل آرام نہیں آیا کمزوری بہت ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(حافظ محمد اکرم حنیف انچارج فضل عمر لائبریری لائل پور)

۲۔ مکرم محمد اشرف صاحب کا اکلوتا بیٹا شدید بیمار ہے حالت تشویشناک ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ملک عبد الرشید ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

تاریخ احمدیت کی بارہویں جلد ایک نظر میں

صقلیہ • فرانس • سپین • سوئٹزرلینڈ • ہالینڈ • عدن — اور — سابا •

میں

مجاہدین احمدیت کی سرفروشانہ اسلامی خدمات کا ایمان افروز تذکرہ، استحکام پاکستان سے متعلق حضرت مصلح موعود کے معرکۃ الآراء لیکچر مغربی پاکستان کے مشہور شہروں میں صیہونی فتنہ کے خلاف حضرت مصلح موعود کی عالمی تحریک اور مشرق وسطیٰ کے پریس کا فقید المثال خراج تحسین، جماعت احمدیہ کے عالمی مرکز **ربوہ** کا تاریخی افتتاح

اور دوسرے اہم واقعات تاریخ احمدیت کی نئی جلد کی زینت ہیں صفحات ۵۵۰ لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ سفید گرد پوش مضبوط اور قیمت صرف ۱۰-۵

ادارۃ المصنفین ربوہ

ضروری اعلان

محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ بیوہ مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب ۳۲/۴ دار الرحمت غربی ربوہ نے اطلاع دی ہے کہ ان کے ملکیتی شیئر سرٹیفکیٹس نمبر ۱۴۰۰ تا ۱۶۹۹ الشو افریقن کمپنی لمیٹڈ گم ہو گئے ہیں لہذا انہیں مثنیٰ سرٹیفکیٹس جاری کئے جائیں۔

اگر کسی صاحب کو اس پر اعتراض ہو تو کمپنی ہذا کو ایک ماہ کے اندر اندر اطلاع دیں۔

ظہور احمد چیئرمین

الشو افریقن کمپنی لمیٹڈ۔ ربوہ

مجلس شوریٰ

کے موقع پر مرکز میں تشریف لانے والے قائدین کرام اپنی مجالس کے

چندہ جات

کی رقوم اپنے ساتھ لیتے آویں۔

مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ

امام المتقین و نجات المسلمین مع تنبیہ الغافلین

حرف

میرزا مہدی علیہ السلام

کاغذ کی بےحد گرانی اور نایابی کے باوجود خاکسار نے محنت کر کے چھپوائی ہے بڑے سائز پر حجم تین سو صفحات۔

مجلس مشاورت پر گولبازار ربوہ سے خریدیں

قیمت مجلد مع سنہری نام صرف پانچ روپیہ

حکیم عبد اللطیف شاہد۔ گول بازار۔ ربوہ

بواسیر کیلئے پائلز کیور PILES CURE

ملک بھر میں رائج اور مقبول مکمل کورس ۱۰/- روپے

دانت مت نکلوائیے

اینٹی پائیوریا۔ اینٹی کیریز اور ٹوتھ کیور سے مکمل علاج کریں۔ تفصیلی رسالہ مفت طلب فرمائیں۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

قرص نور۔ محافظ جوانی جملہ شکایات کا علاج قیمت پانچ روپے۔ ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ فون ۶۳۴ گول کچہری بازار لائلپور فون ۲۰۵۴

حبوب مفید اٹھرا مرض اٹھرا کا مشہور اور کامیاب علاج ، مکمل کورس ۲۰ روپے ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ فون ۶۳۴
گول کچہری بازار لائل پور فون ۵۴۰

جامعہ نصرت کے سائنس بلاک کا افتتاح - بقیہ صفحہ اوّل

سپاس نامہ

تلاوت اور نظم کے بعد حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے حضور کی خدمت میں سپاس نامہ پیش کیا جس میں یہ بتایا گیا کہ کس طرح حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خصوصی توجہ سے جون ۱۹۵۱ء میں جامعہ نصرت کا قیام عمل میں آیا اور مرکز سلسلہ میں بچیوں کی اعلیٰ تعلیم کا انتظام ہوا اور پھر یہ ادارہ بتدریج ترقی کی منازل طے کرتا چلا گیا۔

سپاس نامہ میں بتایا گیا تھا کہ یہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک خصوصی احسان ہے احمدی بچیوں اور خواتین پر کہ حضور نے ازراہ شفقت سائنس بلاک کے قیام کی اجازت مرحمت فرمائی اور یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ حضور کی خواہش کے مطابق احمدی مستورات کو مالی قربانی کے ذریعے اس کا نصف خرچ فراہم کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ ایڈریس کے آخر میں حضور سے یہ درخواست کی گئی تھی کہ حضور اب جامعہ نصرت میں بی ایس سی کلاسز کے اجراء کی منظوری بھی عطا فرمائیں تاکہ ہماری بچیاں ربوہ میں رہ کر بی ایس سی اور ایم ایس سی کر سکیں۔

حضور کا بصیرت افروز خطاب سپاس نامہ کے پڑھے جانے کے بعد

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ کے بعد بیان بصیرت افروز خطاب شروع فرمایا

حضور نے قرآن پاک کی آیت وسخر لکم ما فی السموات وما فی الارض جمیعا منہ ان فی ذالک لایٰت لقوم یتفکرون۔ (الجاثیہ) تلاوت فرمائی اور پھر بتایا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ اس زمین و آسمان میں جو کچھ بھی ہے اسے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لئے مسخر کیا ہے یعنی انسان میں یہ طاقت رکھی گئی ہے کہ وہ ان تمام چیزوں کو جس طرح چاہے استعمال کرے اگر چاہے تو انہیں نیک مقصد کے لئے استعمال کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا کا وارث بن جائے اور اگر چاہے تو انہیں ایسے رنگ میں استعمال کرے جو اسے ہلاکت تک پہنچا دے۔

حضور نے فرمایا فرشتوں کی طرح کائنات کی تمام چیزوں میں بھی یہ خاصیت رکھی گئی ہے کہ وہ از خود کچھ نہیں کر سکتیں۔ انہیں جو حکم دیا جائے وہ صرف اس کی تعمیل کرتی ہیں اور انسانوں کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ان چیزوں کو حکم دیں اور اپنی مرضی کے مطابق انہیں ترقی یا ہلاکت کے لئے استعمال کریں۔ حکم دینے کی دو جہتیں ہیں ایک جہت خدا سے دور لے جاتی ہے اور دوسری خدا کا قرب عطا کرتی ہے اگر انسان خدا تعالیٰ کے دیئے ہوئے اختیار کو استعمال کر کے حقیقی علم حاصل کرے تو وہ علم میں جتنی ترقی کرے گا اتنا ہی وہ خدا تعالیٰ کی صفات کے نئے سے نئے جلوے دیکھے گا اور اس کے ایمان و عرفان میں ترقی ہوگی لیکن اگر وہ علم تو حاصل کرے مگر اپنے راستے سے بھٹک جائے تو پھر وہ خدا سے دور ہو جائے گا اور اس کا علم فائدہ پہنچانے کی بجائے دنیا کی ہلاکت کا موجب بن جائے گا یہی وہ حقیقت ہے جس کی طرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے۔

حضور نے فرمایا ہم جو اپنے طلباء اور طالبات کے لئے سائنسی علوم حاصل کرنے کا انتظام کرتے رہے ہیں تو اس سے ہماری غرض یہ ہے کہ ہمارے بچے ایسے رنگ میں تسخیر کائنات میں حصہ لیں اور دنیا کے تمام علوم کو حاصل کریں کہ وہ اپنے ایمان و عرفان میں بڑھتے چلے جائیں اسلام علوم کو سیکھنے پر بڑا زور دیتا ہے وہ ہر مسلمان کا یہ فرض قرار دیتا ہے کہ وہ علم حاصل کرے مگر یہ علم وہی ہونا چاہیئے جس سے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہو۔ اور دنیا میں امن و سکینت کی فضا پیدا ہو وہ علم نہیں ہونا چاہیئے جسے آج دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں نے ہلاکت اور بربادی کا موجب بنا رکھا ہے اور جس نے دنیا کا امن و چین چھین رکھا ہے۔ حضور نے فرمایا! پس اے میری عزیز بچیو! بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے آپ پر۔ آپ اچھی پوری کوشش سے دنیوی علوم حاصل کرتی ہیں اور کسی سے بھی علم میں پیچھے نہیں رہنا۔ مگر آپ کی ہر کوشش کی سمت ایسی ہونی چاہیئے جو آپ کو خدا کے قریب کرے نہ کہ اس سے دور لے جانے کا موجب ہو۔ آپ کا زاویہ نگاہ درست ہونا چاہیئے اگر آپ کی نگاہ کے شیشے میں کوئی نقص نہ ہوگا تو آپ خدا تعالیٰ کی ہر مخلوق اور ہر چیز میں اس کے حسن و احسان کے جلوے دیکھ سکتی ہیں کیونکہ کل یوم ھو فی شان ہر دن جو چڑھتا ہے اس میں ہم اپنے خدا کے نئے سے نئے جلوے دیکھ سکتے ہیں آپ نے صرف خود ہی حقیقی علم و عرفان حاصل نہیں کرنا بلکہ دنیا کے بچوں کو بھی سکھانا ہے۔ پس بڑی ذمہ داری ہے جو آپ پر عائد ہوتی ہے خدا کرے کہ آپ اس ذمہ داری کو پوری طرح ادا کرنے کی توفیق پائیں پہلے اپنے زاویہ نگاہ کو درست رکھتے ہوئے علم سیکھو اور پڑھو پڑھ کر سیکھو اور پھر اسے دنیا میں پھیلاؤ اور اس طرح خدا تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کے وارث بنتے چلے جاؤ۔ حضور نے اپنی تقریر کے دوران آئندہ سال بی ایس سی کلاسز کے اجراء کا بھی اعلان فرمایا۔

تقریر کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی جس کے بعد حضور اس جگہ تشریف لے گئے جہاں پر مردوں کے لئے دعوت عصرانہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ یہاں پر حضور نے اپنے خدام کی معیت میں چائے نوش فرمائی اور پھر بذریعہ کار واپس تشریف لے گئے اور اس طرح یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

حضور کے تشریف لے جانے کے بعد رات گئے تک مستورات بڑے شوق سے سائنس بلاک دیکھتی رہیں اس عمارت کو اور اس سے ملحق میدان میں درختوں کو اس موقعہ پر خوبصورت رنگ برنگ کے برقی قمقموں سے بڑے سلیقے سے سجایا گیا تھا جس کی وجہ سے بہت خوبصورت منظر معلوم ہوتا تھا اس تقریب کے انتظامات میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے علاوہ جامعہ نصرت کے سٹاف و طالبات نے بھی پرنسپل مسز شاہ صاحبہ کی زیر نگرانی بھرپور حصہ لیا۔

محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی محمد صادق صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا وفات پا گئیں

انا للہ وانا الیہ راجعون

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی محمد صادق صاحب مبلغ اسلام انڈونیشیا مورخہ ۲۵-۲۶ مارچ کی درمیانی شب ایک بجے لاہور میں اپنے داماد احسان الرحمٰن صاحب کے ہاں (جو کہ مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور کے صاحبزادے ہیں) حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے ۶۲ سال کی عمر میں وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود کے ارشاد کے مطابق مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر بھی دعا فرمائی۔

مرحومہ موصیہ تھیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی قاری غلام یٰسین صاحب کی بیٹی تھیں مرحومہ آٹھ سال تک اپنے خاوند مکرم مولوی محمد صادق صاحب کے ساتھ انڈونیشیا میں خدمت دین میں ہاتھ بٹاتی رہیں۔ وفات کے وقت مکرم مولوی صاحب موصوف انڈونیشیا میں خدمت اسلام میں مصروف ہیں۔ اُن کی عدم موجودگی میں وفات کا المیہ پیش آیا ہے۔

مرحومہ بہت نیک دعاگو عبادت گزار اور احمدیت کی عاشق و فدائی خاتون تھیں۔ اپنے پیچھے تین لڑکے اور چار لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(دین محمد شاہد ایم اے۔ مربی سلسلہ احمدیہ مری)

ضرورت ڈرائیور

سلسلہ احمدیہ کے ایک ادارہ میں ایک کار ڈرائیور کی ضرورت ہے ایسے دوست جن کو کار چلانے کا پورا تجربہ ہو اور خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں اپنی درخواستیں مکمل کوائف کے ساتھ مع تصدیق صدر صاحب مقامی زیر دستخطی کو فوری طور پر بھجوا دیں۔

(م۔ ل۔ معرفت دفتر الفضل ربوہ)

پاکستان ایک مضبوط متحد و مستحکم مملکت کس طرح بن سکتا ہے

عالم اسلام کے اہم ترین سوال کا تفصیلی جواب آپ اگر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی زبان مبارک سے معلوم کرنا چاہتے ہیں تو تاریخ احمدیت کی نئی (بارہویں) جلد مطالعہ فرمائیے۔ محدود تعداد میں چھپی ہے لہذا اولین فرصت میں حاصل کر لیجئے

ادارۃ المصنفین ربوہ